حالت احرام میں سر یا چہرہ چھپانے سے دم یا کفارہ لازم ہوگا؟ تفصیلی فتوی

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Lar-13397 تاریخ: 27-05-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے علمائے کرام سے یہ مسئلہ سنا ہے کہ مرد حالت احرام میں چادر وغیرہ سر پر نہیں اوڑھ سکتا، جبکہ مرد و عورت دونوں ہی کسی کپڑے یا ماسک وغیرہ سے چہرے کو نہیں چھپا سکتے۔ عرض یہ ہے کہ اگر کوئی مرد سخت گرمی یا سردی کے عذر کی وجہ سے سر پر چادر اوڑھ لے یا مرد و عورت دونوں سخت دھوپ ہی کی وجہ سے ماسک وغیرہ کسی کپڑے سے چہرے کو چھپا لیں، تو کیا حکم ہوگا اور اس پر کیا کفارہ لازم آئے گا، پورا سر یا چہرہ چھپا ہو یا تھوڑا؟ اور اگر ایسا بغیر عذر کے کیا جائے، تو کیا کفارہ ہوگا؟ برائے مہربانی آسان الفاظ میں وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمادیں، تاکہ مکمل مسئلہ معلوم ہو جائے اور میرے جیسے دوسرے لوگ بھی اس کو سمجھ کر عمل کر سکیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عند الشرع حالت احرام میں مرد کا سر یا چہرہ اور عورت کا چہرہ چھپانا، ممنوع و ناجائز ہے۔ اگر کوئی شخص حالت احرام میں کسی عذر شرعی کی وجہ سے یا بلا عذر شرعی کسی کپڑے وغیرہ ایسی چیز سے سر یا چہرہ چھپائے، جس کو عرف و عادت میں چھپانا کہا جائے، یونہی عورت مذکورہ طریقے سے چہرہ چھپائے، تو اس پر کفارہ واجب ہوگا، البتہ اگر کسی عذر شرعی کی بنا پر ایسا کریں گے، تو گنہگار نہیں ہوں گے اور اگر بلا عذر

شرعی ایسا کیا تو گناہ بھی ہو گا، جس سے توبہ کرنا لازم ہے۔ فقہا کی تصریحات کے مطابق اس معاملے میں سخت دھوپ و گرمی و سردی بھی شرعی عذر بنتے ہیں، لہذا سخت گرمی یا سخت دھوپ کی وجہ سے اگر کوئی اور چارہ کار نہ ہو، تو چھپانے کی اجازت ہو گی، لیکن کفارہ پھر بھی لازم ہو گا۔ باقی عذر و غیر عذر کی صورت میں کفارے کی تفصیل درج ذیل ہے:

حالت احرام میں عذر شرعی سے سر یا چہرہ چھپانے میں کفارے کی تفصیل:

(1) اگر کسی نے عذر شرعی کی وجہ سے مکمل ایک دن یا ایک رات سارا سر یا چہرہ یا ان کا چوتھائی حصہ چھپایا، تو اسے اختیار ہے کہ ایک دم حدود حرم میں قربان کرے یا چھ صدقہ فطر چھ مسکینوں کو دے دے یا تین روزے جس طرح چاہے رکھ لے۔ اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیے، تو کفارہ ادا نہ ہو گا، بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں۔

(2) اگر کسی نے عذر شرعی کی وجہ سے کامل ایک دن یا رات سے کم سارا سر یا چہرہ یا کم از کم ان کا چوتھائی حصہ چھپایا، اگرچہ ایک لمحے کے لیے ہو، تو اسے اختیار ہے کہ ایک صدقہ فطر کی مقدار جہاں چاہے صدقہ کرے یا ایک روزہ جہاں چاہے رکھ لے۔

(3) اگر کسی نے عذر شرعی کی وجہ سے چوتھائی سر یا چہرے سے کم کامل ایک دن یا ایک رات تک چھپایا تو ایک صدقہ فطر کی مقدار جہاں چاہے صدقہ کرے یا ایک روزہ جہاں چاہے رکھ لے۔

(4) اگر کسی نے عذر شرعی کی وجہ سے چوتھائی سر یا چہرے سے کم، مکمل ایک دن یا ایک رات سے کم چھپایا تو کچھ لازم نہیں۔

حالت احرام میں بلا عذر شرعی سر یا چہرہ چھپانے میں کفارے کی تفصیل:

(1) اگر کسی نے بلا عذر شرعی مکمل ایک دن یا ایک رات سارا سر یا چہرہ یا ان کا چوتھائی حصہ چھپایا، تو ایک دم ہی حدود حرم میں قربان کرنا لازم ہے۔ اس صورت میں دم کی جگہ صدقہ دینے یا روزے

رکھنے سے کفارہ ادا نہیں ہو گا۔

(2) اگر کسی نے بلا عذر شرعی کامل ایک دن یا رات سے کم سارا سر یا چہرہ یا کم از کم ان کا چوتھائی حصہ چھپایا، اگرچہ ایک لمحے کے لیے ہو، تو خاص ایک صدقہ فطر کی مقدار ہی دینا لازم ہے، جہاں چاہے صدقہ کرے۔ اس صورت میں روزہ کفایت نہیں کرے گا۔

(3) اگر کسی نے بلا عذر شرعی چوتھائی سر یا چہرے سے کم کامل ایک دن یا ایک رات تک چھپایا تو اس صورت میں بھی خاص ایک صدقہ فطر کی مقدار کسی مسکین کو دینا ہی لازم ہے۔ اس صورت میں بھی روزہ کفایت نہیں کرے گا۔

(4) اگر کسی نے بلا عذر شرعی چوتھائی سر یا چہرے سے کم، مکمل ایک دن یا ایک رات سے کم چھپایا، تو مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے، لیکن اس صورت میں کفارہ واجب نہیں ہے۔

نوٹ: حج و عمرے کی جنایات کی وجہ سے لازم آنے والے دم سے مراد ایک بکری (اس میں نر ،مادہ، دنبہ ، بھیڑ سب شامل ہیں) جو قربانی کی شرائط کے مطابق ہو، اس کو حدود حرم میں دم کی ادائیگی کے لیے ذبح کرنا ہے۔ اور اس معاملے میں صدقے سے مراد ایک صدقہ فطر کے برابر ہے یعنی نصف صاع (ایک کلو نو سو بیس گرام) گندم یا اس کا آٹا یا ستو یا ایک صاع (تین کلو آٹھ سو چالیس گرام) کجھوریں ، منقی یا جو یا اس کا آٹا یا ستو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کسی فقیر شرعی یعنی مستحقِ زکوۃ شخص کو دینا ہے۔ چاہے حرم شریف میں دے دے یا اپنے وطن واپس آکر کسی فقیر کو دے دے، البتہ افضل یہ ہے کہ حرم کے فقیروں کو ہی دیا جائے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ولو غطی المحرم راسه او وجهه یوما فعلیه دم وان کان اقل من ذالک فعلیه صدقة کذافی الخلاصه، و کذا اذا غطی لیلة کاملة سواء غطاه عامدا او ناسیا او نائما، اذا غطی ربع راسه فصاعدا یوما فعلیه دم وان کان اقل من ذالک فعلیه صدقة" ترجمہ: اور اگر محرم نے اپنا سر یا چہرہ چھپایا ایک دن، تو اس پر ایک دم ہے اور اگر ایک دن سے کم چھپایا، تو اس پر صدقہ ہے، ایسے ہی

خلاصہ میں ہے اور اسی طرح جب وہ ایک پوری رات چھپائے برابر ہے کہ ان (چہرے اور سر) کو چھپایا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر یا سوتے ہوئے، جب چوتھائی سر یا اس سے زیادہ پورا ایک دن چھپایا تو اس پر دم ہے اور اگر اس سے کم ہو، تو اس پر صدقہ ہے۔

(فتاوی عالمگیری، الفصل الثانی فی اللبس، جلد1، صفحہ242، مطبوعہ کوئٹہ)

سخت گرمی و سردی اور زخم وغیرہ عذر شرعی بنتے ہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع درالمختار و رد المحتار میں شرعی اعذار اور عذر و عدم عذر کی صورت میں لازم آنے والے کفارے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے

لکھا ہے: "الواجب دم علی محرم بالغ۔۔۔ولو ناسیا او جاھلا او مکرھا۔۔۔ستر راسہ کلہ او ربعہ بمعتاد (أي بما يقصد به التغطية عادة)۔۔یوما کاملا او لیلۃ کاملۃ و فی الاقل صدقۃ۔۔بعذر (الحمی والبرد والجرح والقرح) خیران شاء ذبح فی الحرم او تصدق بثلاثۃ اصوع طعام علی ستۃ مساکین این شاء او صام ثلاثۃ ایام ولو متفرقۃ (هذا فيما يجب فيه الدم، أما ما يجب فيه الصدقة، إن شاء تصدق بما وجب عليه من نصف صاع أو أقل على مسكين أو صام يوما كما في اللباب) ملتقطا (والعبارة بين الهلالين مزيدا من ردالمحتار)" ترجمہ: دم واجب ہے ہر محرم بالغ پر جس نے اپنا سارا یا چوتھائی سر معتاد طریقے پر یعنی ایسی چیز سے چھپایا ہو جس سے عادتا چھپایا جاتا ہو، کامل ایک دن یا ایک رات چھپایا اور اگر کامل ایک دن یا ایک رات سے کم چھپایا، تو صدقہ ہے۔ اگر عذر (بخار، سردی، زخم، پھوڑے) کی وجہ سے ہو، تو اختیار ہے، چاہے ایک بکری حرم میں ذبح کرے یا تین صاع گندم چھ مسکینوں پر صدقہ کرے جہاں چاہے یا تین روزے رکھ لے، اگرچہ متفرق طور پر اور یہ حکم ان صورتوں کا ہے جن میں دم واجب ہو ، بہر حال جس صورت میں صدقہ واجب ہوا ہو، تو (عذر کی صورت میں) اگر چاہے، تو وہ مسکین پر صدقہ کر دے جو نصف صاع یا اس سے کم واجب ہوا ہے یا ایک روزہ رکھ لے، جیسا کہ لباب میں ہے۔

(تنویر الابصار مع درالمختار و ردالمختار، جلد3، صفحہ51، 52، 672، 71، 57، مطبوعہ کوئٹہ)

جدالممتار علی رد المحتار میں ہے: "وفی الاقل صدقۃ ای اذا ستر کل راسہ او وجھہ او ربع احدھما اقل من یوم او لیلۃ ففیہ نصف صاع، قلت: و کذا اذا ستر اقل من ربع راسہ او وجھہ یوما کاملا او لیلۃ کاملۃ ففیہ ایضا نصف صاع۔۔بقی ما اذا ستر اقل من الربع فی اقل یوم او لیلۃ ولا شک فی منعہ و

کراھتہ تحریما "ترجمہ: اور کم میں صدقہ ہے یعنی جب سارا سر یا چہرہ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کا چوتھائی ایک دن یا ایک رات سے کم چھپایا، تو اس میں نصف صاع ہے، میں کہتا ہوں اور اسی طرح جب چوتھائی سر یا چہرے سے کم کامل ایک دن یا ایک رات چھپایا، تو اس میں بھی نصف صاع ہے، باقی رہا وہ کہ جب چوتھائی سے کم کامل ایک دن یا ایک رات سے کم چھپایا، تو اس کے منع اور مکروہ تحریمی ہونے میں کوئی شک نہیں۔

(جدالممتار علی ردالمحتار، باب الجنایات، جلد4، صفحہ322، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو مرد اپنا سارا یا چوتھائی سر بحالت احرام چُھپائے جسے عادۃ سر چھپانا کہیں، جیسے ٹوپی پہننا، عمامہ سر باندھنا، سر سے چادر اوڑھنا، دُھوپ کے باعث سر پر کپڑا اڈالنا، درد کے سبب سر کسنا، زخم کی وجہ سے پٹی باندھنا (نہ گٹھڑی یا صندوق یا خوان وغیرہ کا سر پر اٹھانا کہ یہ سر چھپانے میں داخل نہیں) اس پر مطلقاً جُرمانہ واجب ہے اگرچہ بھولے سے، اگرچہ سوتے میں، اگرچہ بیہوشی میں اگرچہ عذر سے، مگر صحت حج میں خلل نہیں، ہاں ایک طرح کا قصور ہے جس کی تلافی کو جُرمانہ مقرر ہوا، جیسے نماز میں سہواً ترک واجب سے سجدہ، عذر و بے عذر میں اتنا فرق ہے اگر بے عذر ایک دن کامل یا ایک رات کامل یا اس سے زائد سر چھپا رہا، تو خاص حرم میں ایک قربانی ہی کرنی ہوگی جب چاہے کرے، دُوسرا طریقہ کفارہ کا نہیں اور عذر مثلاً: بخار یا سردی یا زخم یا درد کے سبب اتنی مدت چھپایا تو اختیار ہوگا حرم میں قربانی کرے یا جہاں چاہے جب چاہے تین صاع گیہوں یا مثلاً چھ صاع جَو، چھ مسکینوں کو دے یا تین روزے جس طرح چاہے رکھ لے، اور اگر کامل دن یا رات کی مدت سے کم چھپا رہا اگرچہ کتنی ہی تھوڑی دیر کو تو بے عذری کی صورت میں صدقہ فطر کی طرح خاص صدقہ ہی لازم ہوگا، یعنی نیم صاع گیہوں یا مثلاً ایک صاع جَو کہ جہاں چاہے دے اور بصورت عذر مختار ہوگا چاہے یہ صدقہ دے یا ایک روزہ جہاں چاہے رکھ لے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ713، رضافائونڈیشن، لاھور)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں:"جہاں دَم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جُوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو گا، تو اُسے جُرمِ غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہو گا کہ دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے، اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دیدیے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہو گا، بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور بمجبوری کیا تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔" **(بہارشریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1162، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

اگر جرم بلاعذر شرعی ہو، تو کفارے کے ساتھ ساتھ گناہ بھی ہوتا ہے، چنانچہ "ارشاد الساری الی مناسك الملا علی القاری" میں ہے: "(المحرم اذا جنی عمداً بلا عذر یجب علیہ الجزاء) ای جزاء فعلہ وھو الکفارۃ (والاثم) ای وتدارک اثمہ وھو التوبۃ عن المعصیۃ (وان جنی بغیر عمد او بعذر فعلیہ الجزاء دون الاثم)" ترجمہ: محرم جب جان بوجھ کر بلاعذر جرم کرے، تو اس پر اپنے اس فعل کی جزا یعنی کفارہ بھی لازم ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے یعنی اس کے گناہ کو ختم کرنے والی چیز معصیت سے توبہ کرنا ہے اور اگر اس نے انجانے میں یا عذر کی وجہ سے جرم کیا تو اس پر اس فعل کا کفارہ لازم ہے، گناہ نہیں۔
(ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، صفحہ421، مطبوعہ پشاور)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مُحرم اگر بالقصد بلا عُذر جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا، لہٰذا اس صورت میں توبہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہو گا جب تک توبہ نہ کرے اور اگر نادانستہ یا عذر سے ہے، تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے، یاد سے ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، نشہ یا بے ہوشی میں یا ہوش میں، اُس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اُس کے حکم سے کیا۔" **(بہارشریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1162، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

البحرالعمیق میں ہے:" والدم شاة اوسبع بدنة صفتها صفة الاضحية "ترجمہ: اور دم بکری یابدنہ (گائے اونٹ) کا ساتواں حصہ ہے، اس کے اوصاف وہی ہیں جو قربانی کے جانور میں ہوتے ہیں۔

(البحرالعمیق، جلد2، صفحہ822، مطبوعہ موسسۃ الریان، المکتبۃ المکیہ)

مبسوط للسرخسی میں ہے:" كل دم وجب عليه بطريق الكفارة في شيء من أمر الحج أو العمرة فإنه لا يجزئه ذبحه إلا في الحرم "ترجمہ: ہر وہ دم جو حج یا عمرے کے امور میں سے کسی شے کے بدلے میں بطور کفارہ واجب ہو، تو اس کا حرم کے سوا کسی اور جگہ ذبح کرنا کافی نہیں۔

(مبسوط للسرخسی، کتاب الحج، باب الحلق، جلد4، صفحہ75، دارالمعرفہ، بیروت)

جرمانے کے صدقے کے بارے میں تنویر الابصار مع درالمختار وردالمحتار میں ہے:" تصدق بنصف صاع من بر كالفطرة (أفاد أن التقييد بنصف الصاع من البر اتفاقي فيجوز إخراج الصاع من التمر أو الشعير) والعبارة بين الهلالين مزيدا من ردالمحتار "ترجمہ: صدقہ فطر کی طرح نصف صاع گندم صدقہ کرے۔ صدقہ فطر کی طرح کہہ کر مصنف علیہ الرحمۃ نے اس بات کا افادہ کیا کہ نصف صاع گندم کی قید اتفاقی ہے، پس ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو صدقہ کرنا بھی جائز ہے۔

(تنویرالابصار مع درالمختار وردالمحتار، جلد2، صفحہ557، مطبوعہ بیروت)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں:" صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا یا ستّو نصف صاع، کھجور یا منقے یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع۔"

(بہارشریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ938، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حج وعمرے کی جنایت پر لازم آنے والا صدقہ کسی بھی مقام پر ادا کیا جاسکتا ہے تاہم مستحب یہ ہے کہ حرم کے فقراء ومساکین کو دیا جائے، چنانچہ "الجوهرة النيرة" میں ہے:" فالصوم يجزئه في أي موضع شاء ويجزئه إن شاء تابعه وإن شاء فرقه و كذا الصدقة تجزئه عندنا حيث أحب إلا أنها تستحب على مساكين الحرم "ترجمہ: جنایت کی وجہ سے لازم آنے والے روزے کسی بھی جگہ رکھ لیے جائیں کافی ہیں چاہے پے درپے رکھے جائیں، چاہے متفرق طور پر اور اسی طرح صدقہ بھی ہمارے نزدیک کافی ہو جاتا ہے

اس حیثیت سے کہ حرم میں ادا کرنا زیادہ اچھا ہے، کیونکہ حرم کے مساکین پر صدقہ کرنا مستحب ہے۔

(الجوهرة النيرة، كتاب الحج، جلد1، صفحه170، مطبوعه بيروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو القاسم محمد اعظم قادری

29ذو القعدۃ الحرام1446ھ/27مئی2025ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.fatwaqa.com/ur کے ذریعے کی جاسکتی ہے